Lesson 5: Ale Imraan (Ayaat 45 - 63): Day 138

سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

اَب دیکھیں کہ بی بی مریمؑ اپنے حجرے میں عبادت میں مصروف ہیں اور فرشتے اُن کے لئے خوشخبریاں لاتے ہیں تو آگے سے کہتی ہیں؛

قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ ‌ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ‌ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۷﴾

مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرمادیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

اللہ کو اسباب کی ضروت نہیں وہ بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔۔ اللہ کو کوئی مشکل نہیں ہے۔

بی بی مریمؑ کے پاس تنہائی میں ایک فرشتہ آتا ہے۔ سورہٗ مریم آیت 17 - 21 میں آتا ہے۔

پھر ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا پھر وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا (۱۷) کہا بے شک میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے (۱۸) کہا میں تو بس تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھے پاکیزہ لڑکا دوں (۱۹) کہا میرے لیے لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں (۲۰) کہا ایسا ہی ہو گا تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ بات طے ہو چکی ہے

جبرائیلؑ اُن کے پاس آئے تھے۔ فرشتے انسانی روپ میں آتے ہیں۔ یہاں ہم مریمؑ کا کردار دیکھیں گے اور آج ہمارا عمل کیسا ہے؟

ہم کیا کرتے ہیں؟ دعا سلام، کیسے ہیں، گفتگو شروع کر لیتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ ایک نوجوان لڑکی ایک جوان مرد کو تنہائی میں دیکھ کر کیا کہتی ہے؟

"قَالَتۡ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِیًّا..." آیت 18

آج عیسائیت کی تمام بنیادیں گر جاتی ہیں جب ہم اِس ایک جملے کو پڑھتے ہیں۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾ کہ عیسیٰؑ ایک انسان تھے وہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے۔

دوسرا مریمؑ کا کردار دیکھیں اور آج کے عیسائی دیکھ لیں جنہوں نے شادی کو غیر ضروری قرار دے کر اکٹھے رہنے اور شادی کے بغیر بچوں کو قبول کر لیا ہے۔ اُنہی کی دیکھا دیکھی مسلمان بچے بھی دوستیاں لگاتے ہیں اور غیر محرموں سے فون اور باقی سوشل میڈیا کے ذریعے بات کرنے کو حرام نہیں سمجھتے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ کوئی اکیلا مرد تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ نہ بیٹھے کیونکہ تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ ایک جگہ یہ قول بھی ہے کہ چاہے وہ اُس کو قرآن ہی کیوں نہ پڑھا رہا ہو۔ نا محرم مرد اور عورت میں تنہائی نہیں ہونی چاہیے۔

شیطان انسان سے کیا کروا سکتا ہے؟ آج کے کلچر کو دیکھ لیں۔ بہت ساری باتیں جب ہم احادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو سمجھ آنے لگتی ہیں۔

اگر اسلامی ماحول ہے تو وہاں کے لوگوں میں اور خاص طور پر نوجوان نسل میں معصومیت ہو گی۔ وہاں عورت کی حفاظت ہوتی ہے۔ وہ جب بھی کہیں جاتی ہے تو اُس کا محرم اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔ آج لڑکے اور لڑکی کے تنہا ہونے کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پڑھائی، بعض کلاسز، بعض کلاسوں کے اوقات، بعض نوکریاں ایسی ہیں جہاں لڑکی نا محرم کے ساتھ ہوتی ہے۔ بعض دفتری ماحول، ہمیں ان سب چیزوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کتنی حدود توڑ کر ایک لڑکی نوکری کرتی ہے؟ حالات میں فرق ہے لیکن اپنی طرف سے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مثال مرد ڈاکٹر کے پاس خواتین تنہا نہ جائیں۔ اگر آپ ہر ممکن کوشش کرتی ہیں لیکن کوئی مجبوری ہے تو کم از کم اللہ کا ڈر اپنے ساتھ رکھیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔۔۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو ۔۔ التغابن:16

گھروں میں کیسے رہیں؟ اسلام کے اُصول گھر اور باہر ایک جیسے ہیں۔ یہ نہیں کہ باہر پردہ کریں اور گھروں کے اندر نا محرم کا کُھلا آنا جانا ہے۔

محرم اور غیر محرم کے ساتھ تعلق میں فرق ہے۔ حدیث کا خلاصہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی جوان ہو جائیں تو اُن کے بستر الگ کر دیں۔

اَصل بات یہ ہے کہ کزن اچھے ہیں۔ دیور اچھے ہیں بہنوئی اچھے ہیں لیکن شیطان ورغلا سکتا ہے۔

شیطان بہکا سکتا ہے۔ ہم نے شیطان کی چالوں اور مکر و فریب سے بچنا ہے۔ اس لئے کوئی ایسے موقع ہی نہ پیدا ہونے دیں۔

یورپ میں بعض اوقات گھر چھوٹے ہیں۔ لیکن کمروں میں پرائیویسی رکھیں۔ شیطان ہمارے دِل میں وسوسے ڈال دیتا ہے۔

ہمارے کرنے کے کام؛

اپنے دل میں اللہ کا ڈر اور خوف رکھیں۔

صُبح و شام کی دُعائیں پڑھیں۔ بچوں کو اللہ کی حفاظت میں دیں۔

اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ صرف ضروری کام کے لئے باہر نکلنا ہے اور ایسی صورتِ حال سے بچنا ہے جہاں شیطان بہکا سکتا ہے۔

بچّے کی جلدی شادی کر دیں۔ جوان اولاد کو فطرت کے خلاف زندگی پر مجبور نہ کریں۔ اُن کو امتحان میں نہ ڈالیں۔

آپ کی اولاد اپنے گھر میں سب سے زیادہ محفوظ ہے۔ شرعی حدود کا خیال رکھیں۔ ہمیشہ بچوں کے دلوں میں تقویٰ اور ایمان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

گھروں کا ماحول پاکیزہ رکھیں۔ بچوں کو غلط قسم کے پروگرام نہ دیکھنے دیں۔ اولاد کو دینی اور جائز کاموں میں مصروف رکھیں۔

شیطان تو سگے اور محرم رشتوں میں بھی غلط کام کروا دیتا ہے۔ آج کے عیسائی مریمؑ کی عزّت تو کرتے ہیں لیکن اُن کے جیسے کپڑے نہیں پہنتے۔

ایسے ہی جیسے ہم نعتیں تو پڑھتے ہیں لیکن اللہ کے نبیؐ کی سنّتوں پر عمل نہیں کرتے۔ فاطمہ کا نام تو رکھ لیتے ہیں لیکن بیٹی کی تربیت ویسی نہیں کرتے۔ فاطمہؓ تو وہ تھیں کہ فرماتی تھیں میرا جنازہ رات کے وقت اُٹھانا کہ کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑ جائے۔ فاطمہؓ کی سہیلی نے اُن سے فرمایا کہ میں نے حبشہ میں دیکھا کہ وہ جنازے کے اِرد گرد چھوٹی چھوٹی سے چھڑیاں لگا دیتے ہیں اور پھر اوپر کفن کی چادر ڈالتے ہیں۔ جس سے پتا نہیں چلتا کہ مرد کا جنازہ ہے یا عورت کا۔ فاطمہؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ میرے جنازے پر بھی یہی کرنا تا کہ میرا جسم کے اُبھار کسی کو نظر نہ آئیں۔

قوموں کے زوال کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ دین اور دُنیا کو الگ کر دیتے ہیں۔ حدود کا خیال نہیں رکھتے اور خواہشوں کے غلام بن جاتے ہیں۔

ہمارا حال حلیہ دیکھ لیں۔ بعض اوقات سر پر حجاب لیتے ہیں اور لباس بے حد تنگ اور چُست۔ برائے مہربانی لباس کو ڈھیلا رکھیں۔

ہمیشہ اپنے اسلام پر خوش رہیں۔ باہر نکلنے سے پہلے اپنے اوپر نظر ڈالیں۔ کیا میں کسی کے لئے جاذب نظر تو نہیں ہوں؟ کوئی میری طرف متوجہ تو نہیں ہو سکتا۔

ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں بی بی مریمؑ جیسا بننا ہے۔ بی بی فاطمہؓ اور بی بی عائشہؓ جیسا بننا ہے۔

سورۂ تحریم میں ہے۔ بی بی مریمؑ غیر شادی شدہ لڑکیوں کے لئے رول ماڈل ہیں۔

مت دیکھیں کہ فیشن کیا ہے۔ باہر نکلتے وقت سادہ اور معصوم نظر آئیں۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا ﴿۴۸﴾

پیچھے جب ہم نے یحییٰؑ کا پڑھا تو وہاں آیا تھا صالحین کے نبی ہونگے۔ اب یہاں آیا ہے کہ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہو کر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے ﴿۴۹﴾

یحییٰؑ نبی تھے۔ اُنؑ کو یہود نے قتل کروا دیا تھا۔ ایک بادشاہ نے اپنی گرل فرینڈ (معشوقہ) کو خوش کرنے کے لئے یحییٰؑ کو قتل کروا کے اِنؑ کا سر کاٹ کر اُس عورت کو پیش کیا تھا۔ اُن کی قوم کے لوگ گندے کاموں میں مصروف تھے جب یحییٰؑ اُن کو منع کرتے تو اس عورت نے کہا مجھے یہ اچھے نہیں لگتے۔ بادشاہ

نے اُس کو خوش کرنے لئے یہ گناہ کیا کہ نبی کو قتل کروادیا۔ یہان دیکھیں کہ ایک نبیؑ (زکریا) کی اتنی دعاؤں کے بعد یحیٰؑ پیدا ہوئے جو خود بھی نبی تھے کو قتل کر دیا گیا۔

اللہ کچھ لوگوں کو چُنتا ہے اور نبی بنا کر بھیجتا ہے اور کچھ لوگوں کو چُنتا ہے اور رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ لیکن ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے۔۔ رسول کو کتاب ملتی ہے۔ اُس پر براہِ راست وحی کے ذریعے نازل ہوتی ہے اور وہ دین کی تبلیغ کرتا ہے اور شریعت دیتا ہے۔ نبی اپنے سے پچھلے نبی کے دین اور کتاب کی تبلیغ کرتا ہے۔ نبی لوگوں کے ہاتھوں قتل ہوسکتے ہیں۔ رسول لوگوں کے ہاتھوں قتل نہیں ہوسکتے۔ عیسیٰؑ کو رسول کا مقام ملا۔ وہ یہود کے ہاتھوں قتل نہیں ہوئے تھے۔

اللہ اپنی پسند اور مرضی سے سب کو درجات عطا فرماتے ہیں۔

یحیٰؑ اللہ کے نبی تھے تو وہ قتل کر دیئے گئے۔ عیسیٰؑ رسول اللہ تھے۔ وہ قتل نہیں ہوئے۔

عیسیٰؑ کو اللہ نے کئی قسم کی نشانیوں اور معجزات کے ساتھ پیدا کیا۔ ان کی ولادت۔ ان کا ماں کی گود سے بولنا۔ وہ اللہ کی طرف سے نشانیاں لے کر آئے۔ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے ﴿۴۹﴾

جبرائیلؑ پھونک مارتے تھے کیونکہ اللہ نے جبرائیل کو یہ صلاحیت دی ہے۔ ہر جملے کے بعد عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حکم سے۔مادرزاد اندھا معنی پیدائش کے وقت سے اندھا۔ابرص۔یعنی جلدی بیماری۔

تَدَّخِرُوْنَ ۔ذخیرہ کرتے ہو۔جمع کرتے ہو۔جب دو ذال ملتے ہیں تو اُسکی آواز دال جیسی ہو جاتی ہے۔قریب المخرج لفظوں میں یہ ہوتا ہے۔

معجزات: عیسیٰؑ کے زیادہ تر معجزات طِبّی تھے۔وہ طِبّ کا دور تھا۔اُس زمانے میں لوگوں کو اپنی طِبّی صلاحیتوں پر بڑا مان تھا۔اس لئے اللہ نے یہ معجزات دِکھائے تاکہ لوگ دیکھ اور سمجھ سکیں کہ انسانوں کے اوپر بھی کوئی ہستی ہے جس کے سامنے ہم کچھ بھی نہیں۔اللہ نے بڑے بڑے معجزات دِکھائے جن کو اُس دور طِبّ سمجھ ہی نہ سکی۔ جیسے موسیٰؑ کے دور میں جادو کا زور تھا، اُن کو جادو والے معجزات دِیئے گئے تاکہ لوگ دیکھیں اور پھر ہر جادو سے بڑی ذات اللہ کی ہستی کو سمجھ سکیں۔

ہمارے لئے نشانی۔ جس دور میں اسلام کی تبلیغ کریں تو لوگوں کو ویسی مثالیں دیں۔ آج کے دور میں سائنسی مثالیں۔ تاکہ لوگ کائنات کو دیکھ کر حیران ہوں اور اللہ سے مرعوب ہوں۔ اللہ سے متاثر ہوں۔

معجزہ کے معنی: جو عقل کو عاجز کر دے۔ع ج ز۔جو سمجھ نہ آئے۔یعنی رسّی سانپ کیسے بن گئی۔بغیر باپ کے عیسیٰؑ کیسے پیدا ہوئے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾

اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں۔ یعنی نیا دین نہیں ہے۔ دین اسلام ہی ہے۔ "اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں" اور تم پر کچھ چیزیں حلال کرنے آیا ہوں۔ یہ ہے وہ بات جس کی وجہ سے یہود عیسیٰؑ سے دشمنی پر اُتر آئے۔ یہودی علماء نے اپنی مرضی سے دین مشکل کر دیا تھا۔

یعنی ہر کوئی دین پر عمل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے لوگ اپنی مرضی کرنے لگتے ہیں۔ وہ دین سے دُور ہو جاتے ہیں۔ دین مشکل لگتا ہے تو لوگ عمل نہیں کرتے۔

عام لوگ دین پر عمل نہیں کرتے تو امام صاحب اور مولوی کی اہمیت ہو جاتی ہے۔ اُن کو بس خاص موقع پر بلا لیا جاتا تھا۔

جب عیسیٰؑ نے دین کی اصل کو پیش کیا تو یہودی علماء نے کہا کہ یہ ملحد ہے۔ دین کو بدل رہا ہے۔

آج ہم کیا کرتے ہیں؟ جو دین کو آسان پیش کرتے ہیں تو لوگ طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں۔ مثال وضو بیٹھ کر بھی کر سکتے ہیں۔ دوپٹہ اُترنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

شرعی حدود کا خیال رکھیں۔ قرآن وسنّت کی حدود میں رہ کر دین کو آسان پیش کریں تاکہ تمام لوگ اُس پر عمل کر سکیں۔ دین کو خاص اور مشکل بنا کر صرف امام اور مولوی کے لئے نہ رکھیں۔ ہر بندے کے لئے دین آسان کریں۔

جنّت بہت سارے لوگوں کے لئے ہے۔ اللہ نے ہم سب کے لئے بنائی ہے۔ یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ بس ہم کچھ خاص لوگ ہی جائینگے۔ نیک اعمال کریں اور دوسروں کے بارے میں اچھا گمان رکھیں۔

جب لوگ دین میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں تو اللہ تقریباً ہر سو سال بعد ایک مجدّد بھیجتا ہے۔ آپ نے مجدد الف ثانی کا نام سُنا ہو گا۔ یعنی جو دین میں ہونے والی کمی بیشی کو ٹھیک کرتا ہے اور اللہ کا اَصل اور صحیح دین لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ پہلے زمانے میں اللہ نے نبی بھیجے۔ اب اللہ علماء کرام کو بھیجتا ہے تاکہ لوگوں کی اصلاح کرتے رہیں۔ آج اس صدی میں اللہ نے ایسے نیک لوگ پیدا کئے ہیں الحمدُللہ جنھوں نے دین کی خدمت کی ہے۔ لوگوں کو دین کی طرف لے کر آتے ہیں۔

آپ ہر ایک کو مکمل مومن نہیں بنا سکتے۔ اُس میں وقت لگتا ہے۔ لوگوں کو دین کی طرف آہستہ آہستہ لائیں۔ ایک دَم کفر اور لادینی کے فتوے نہ دیں۔

اُس دور میں عیسیٰؑ سے یہود نے یہی عداوت کی تھی۔ یہود نے جہالت میں عیسیٰؑ کو ملحد کہہ کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔

آج کے دور کی مثال: اگر کوئی نماز کی ساری سنّتیں اور نفل نہ بھی پڑھ سکے تو صرف فرض نماز ہی فرض ہے۔ سنّتوں پر عمل کرنا پسندیدہ عمل ہے۔ نفل اگر پڑھ سکیں تو ثواب ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ فرض کو فرض کے درجے پر رکھیں۔

دین کو مشکل نہ کریں۔ اگر بچّے عشاء کی 17 رکعتیں نہ پڑھ سکیں تو مجبور نہ کریں۔ لیکن عشاء چھوڑنے سے بہتر ہے کہ مختصر فرض عشاء اور وتر پڑھ لیں۔

گھر میں اپنے شوہر کے لئے اچھے کپڑے پہن سکتے ہیں اور میک اَپ کر سکتے ہیں۔ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔

اَب یہود نے ہفتے کے دِن کے بارے میں فتوے دینے شروع کر دیئے۔ اور ہفتے کی عبادت کو مشکل ترین بنا دیا۔ دین میں شدّت پیدا کر دی۔

ہر نبیؑ کیا کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔ میں تمہیں طریقہ سیکھا دیتا ہوں۔ میرے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرو تو کامیاب ہو گے۔ عبادت صرف اللہ کی کرنی ہے۔